# دیباچہ

## یہ ترجمہ پڑھنے سے پہلے مہربانی سے اِسے ضرور پڑھیں

کیونکہ ''باپ دادا کی وراثت والا دین اللہ کو قبول نہیں ہے''(القرآن 31:21)

اس لئے اے معزز انسانو!

چند دنوں کے لئے اپنے عقیدوں، مسلکوں، نظریوں، مذہبوں، فرقوں، تعصّبات اور تکبر کو ایک جانب رکھ کر اِس کا مطالعہ شروع فرمائیں کیونکہ یہ ایسا نہیں ہوا کہ اچانک بعض تراجم میں چند آیات کے تراجم سے اختلاف کر کے باقی ترجمہ اِدھر اُدھر سے لے کر لکھ دیا گیا ہو بلکہ اِس کے لئے آیت آیت سے متعلق شعبوں کے ماہرین وعلماء سے تحقیقی مدد و رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی گئی اور مشرق ومغرب میں چھپے ہوئے انگریزی و اُردو میں قرآن کے تراجم وتفاسیر وتحقیقات جو جو میسر آ سکیں سے ممکن حد تک استفادے کی کوشس کی گئی۔ یہ چند الفاظ اِس لیے درج کرنے کی جسارت کی گئی ہے تاکہ پڑھنے والا ایک اعتماد کے ساتھ اِس ترجمے کو پڑھ سکے۔ بہرحال، آپ اِن الفاظ کو خاطر میں لائے بغیر اس میں درج بریکٹوں اور جہاں جہاں نوٹ ہیں اُن سب کے سمیت اِسے پڑھتے چلے جائیں یہاں تک کہ آپ آخری سورۃ کی آخری آیت کے آخری لفظ تک پہنچ جائیں، اُس کے بعد فیصلہ کریں کہ آپ نے اِس ترجمے کو مسترد کر دینا ہے یا نوعِ انسان تک اِس آگاہی کو جانے دینا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ میں نے وحی کے ایک ایک حرف ولفظ ومقطعات وآیت کی ایک طویل عمر تک قرآن کے لئے میسر نہایت مستند ذرائع سے بساط بھر تحقیق کی اور تب جا کر آیات کے انفرادی ومجموعی سیاق وسباق کے پیشِ نظر یہ کچھ کر سکا جو آپ کی محترم ومہربان سماعتوں اور نگاہوں کے سامنے ہے، چنانچہ ایسے تمام ماہرین وعلماء میری جانب سے خراجِ تحسین اور شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے اس ترجمے کو نہ صرف نہایت دُرست قرار دیا بلکہ اِسے وحی کی آگاہی کے قریب ترین محسوس کیا۔

لیکن اے اہلِ قلب ونظر!

ایسا کیوں ہوا کہ وہ اُمت جو صدیوں تک نوعِ انسان کو اِسی قرآن کی روشنی سے دانش ووقار اور خوشحالیوں کے قرینے سکھاتی رہی اُسے صدیوں سے جہالت اور خوف کے اندھیرے نگل رہے ہیں اور اُسے خوار وزبوں کر رہے ہیں۔ یہ ظلم کب تک طاری رہے گا اور اِسے کب تک سہا جاتا رہے گا؟ اب راستہ ایک ہی ہے کہ بے خوف ہو کر ظلم اور جہالت کے اِن اندھیروں کا ستم سہنے سے انکار کر دیا جائے اور اِن اندھیروں کو پوری قوت سے للکارا جائے اور قرآن کو اُن غلافوں اور زنجیروں سے آزاد کروالیا جائے جو بے رحم انسانوں نے اِسے اپنے اپنے بے معنی عقیدوں اور سفاک فرقوں کی پہنا رکھی ہیں۔

اے معزز اہلِ ایمان!

اگر دعویٰ صرف اللہ کی غلامی کا اور آخری نبیؐ سے محبت کا ہے تو پھر ضروری ہے کہ قرآن کی سچائیوں کے پرچم بلند کر دیئے

جائیں ایسے کہ جنہیں سن کر اور جنہیں دیکھ کر سارے انسان کہہ اُٹھیں کہ ہمیں اس کا ہی اِنتظار تھا۔ انقلاب کے لیے اِس جدوجہد کے راستے میں شیطانوں کے لشکر آئیں گے لیکن ضروری ہے کہ قرآن سے محبت کرنے والے ڈٹے رہیں کیونکہ اللہ کا اور اُس کے آخری نبیؐ کا یہی پیغام ہے۔

اے محترم انسانو!

دھکیلنے والوں نے قرآن کی سچائیوں کی بنیادوں پر قائم ہو کر چھا جانے والے دینِ اسلام کو کہیں کا کہیں دھکیل رکھا ہے اور اپنی خواہشات سے تیار کیے گئے مسخ شدہ اِسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کر رکھی ہے۔ لہٰذا' اب اِس مقابلے میں ضروری ہے کہ قرآن کے ایسے تمام تراجم اور تفاسیر کو مسترد کر دیا جائے جنہوں نے تضادات' ابہام' اُلجھنوں' بے مقصد فرقوں و مسلکوں اور وہم و توہم سے بھری بے بنیاد رسموں و رواجوں سے وحی کے تابندہ چہرے کو داغدار کر رکھا ہے۔ اصل میں اُمتِ اسلامیہ کے زوال کا سبب ایسے ہی تراجم و تفسیریں ہیں۔ اِس معاملے میں ہر وہ شخص اللہ کی بارگاہ میں جوابدہ ہے جو قرآن کی نکھری ہوئی آفاقی سچائیوں کو عام کر سکتا تھا مگر بجائے اللہ کے وہ انسانوں کے خوف سے خاموش رہ کر یا لاپرواہ رہ کر جہالت' شرک' ظلم اور کفر کو توانائی بخشتا رہا' 13:37۔

اے معزز اہلِ ایمان!

اب اپنے اپنے طور پر ہی سہی اور اپنے اپنے انداز میں ہی سہی مگر قرآن کی نکھری ہوئی سچائیوں کے پرچم لے کر آگے بڑھنا ہی ہوگا کیونکہ آگے ان کی وجہ سے روشنی ہے! اطمینان ہے! اور بے خوف مسرتیں ہیں!

اور پیچھے!

پیچھے لگے ہوئے:

غلطیوں اور جہالتوں کے اندھیرے ہیں' زوال ہے' تضادات ہیں!

جھوٹ ہے' باطل ہے' ذِلت ہے!

آنسو ہیں' آہیں ہیں!

اور منظور نہ ہونے والی دُعائیں ہیں' التجائیں ہیں!

کرنل عمر شبیر